ساتواں باب

ایمان بالملائکہ

تعریف:

ملائکہ کا واحد ملک ہے۔لفظ ملک، ألـــوك سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے پیغام پہنچانا۔فرشتوں پر ایمان لانا ایمان کے ارکان میں سے ہے جیسا کہ فرمایا:
آمن الرسول بما أُنزل إليه من رَبِّهِ و المؤمنون ط كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله... (البقره ۲۸۵)

فرشتوں پر ایمان اسلامی عقیدہ کا ایک جزو ہے۔ ہمارا پختہ یقین وایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم مخلوق اپنا وجود رکھتی ہے۔ یہ وہ نورانی مخلوق ہے جو اللہ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتی اور اللہ کی طرف سے دی گئی ذمہ داریوں کو پوری تندہی کے ساتھ سرانجام دے رہی ہے۔ نہ یہ اکتاتی ہے اور نہ تھکتی ہے۔ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے ہیں۔اس لئے کہ وہ خود لکھنے والے ہیں ان کا حساب کتاب نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ خود حساب کتاب لے رہے ہیں۔ان کے اعمال تولے بھی نہیں جائیں گے اس لئے کہ ان کے گناہ بھی نہیں۔

مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔قرآن نے ایسے فاسد عقائد کی سختی سے تردید کی۔ اسلام کے مطابق فرشتوں کے وجود پر ایمان تو لازمی ہے مگر اس طرح کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور توحید پر کوئی اثر نہ پڑے۔

مادۂ تخلیق:

1۔ فرشتے باری تعالیٰ کی طاقتور، معصوم اور غیبی مخلوق ہیں جنہیں انسان عام حالات میں نہیں دیکھ سکتے۔ ان کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا بدن لطیف نور کا بنایا اور ان کو اپنی قدرت اور ارادے سے کائنات کے انتظام و انصرام کے لئے مقرر فرمایا۔ ان کے مادہ تخلیق کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: فرشتے نور سے، جنات آگ کے شعلے سے اور آدمؑ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ (صحیح مسلم)

یہ اللہ کی مقرب مخلوق ہیں۔ نہ نکاح کرتے ہیں اور نہ ہی ان کی نسل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر کسی تناسل کے پیدا کیا ہے۔ یہ آسمان و زمین کے درمیان بغیر کسی رکاوٹ، تصادم اور کشش کے اترتے چڑھتے رہتے ہیں۔

2۔ ملائکہ کی تخلیق انسان سے پہلے ہوئی۔ انہی کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کی اطلاع دی تھی۔

وَاِذْ قال ربک للملائِکۃ اِنِّیْ جَاعِلٌ فی الارض خلیفۃ (البقرہ ۔ ۳۰)

3۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ساخت اور فطرت میں ایسی لطافت پیدا کی ہے کہ یہ انسانی صورت بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ مثلاً مریمؑ کے قصہ میں بیان کیا گیا ہے:

فأرسلنآ إليها روحنا فتمثل لها بشرًا سويا○ (مریم: ۱۷)

ترجمہ: ہم نے اس کی طرف اپنی روح (فرشتے) کو بھیجا اور وہ اس کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں نمودار ہو گیا۔

اسی طرح ابراہیمؑ کے پاس بھی فرشتے انسانی شکل و صورت میں آئے تھے۔

مشہو حدیث جبرائیل کے مطابق جبرائیلؑ انسانی شکل میں آپؐ کے پاس آئے۔(ابو مسلم)

اسی طرح آپؐ کے پاس بھی جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبیؓ (صحابی رسولؐ) کی شکل میں اکثر وحی لے کر آتے۔

یہ انسانی شکل وصورت میں ہوتے ہوئے بھی انسانی خواص اورضروریات سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے انسان سمجھ کران کے کھانے پینے کا انتظام کیا تو انہوں نے اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا:

فلمار آ أيديهم لا تصل إليه نكرهم و أو جس منهم خيفة (هود۔ ٧٠)

ترجمہ: توجب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے پر نہیں بڑھتے تو وہ ان سے مشتبہ ہوگیا اور دل میں ان سے خوف محسوس کرنے لگا۔

4۔ فرشتوں کی قیام گاہ آسمان ہے اور اللہ کے حکم سے زمین پر اترتے ہیں:

وما نتنزَّلُ إلّا بأمرِ رَبّک (مريم: ٦٤)

ترجمہ: اور ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترا کرتے۔

5۔ فرشتوں کی جبلی صفات میں سے ہے کہ ان کے پر ہیں۔ پروں کی تعداد میں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الحمد لله فاطر السّمٰوٰتِ والأرض جاعل الملآئكة رسلا أولی أجنِحَةٍ مثنٰی وَثَلٰثَ و رُبٰع يزِيْدَ فِي الْخَلْقِ مايشاء. (فاطر: ١)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے فرشتوں کو پیغام رساں بناتا ہے جو دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے ہیں اور تخلیق میں جو چاہتا ہے زیادہ کردیتا ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

إن رسول الله ﷺ رأى جبريل له ست مائة جناح. (بخاری)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے جبرائیلؑ کو دیکھا کہ ان کے چھ سو پر تھے۔

6۔ فرشتوں کی تعداد کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

أطت السمآء و حق لها أن تئط، مافيها موضع أربع أصابع إلا و عليه ملک ساجد. (ترمذی ص ٥٧)

ترجمہ: آسمان چر چراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ چر چرائے کیونکہ وہاں تو چار انگلی کی جگہ نہیں مگر فرشتہ وہاں سجدہ میں پڑا ہوا ہے۔

بیت المعمور کے متعلق ارشاد فرمایا: وہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو ایک دفعہ نماز پڑھ لیتا ہے پھر اس کی دوبارہ وہاں باری نہیں آتی۔ (بخاری)

فرشتوں کے کام اور ان کی اقسام:

کائنات میں فرشتے مختلف ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔ کچھ فرشتے پہاڑوں پر مقرر ہیں۔ کچھ بارش پر، کچھ رحم مادر پر اور کچھ انسان پر مقرر ہیں، کچھ موت کے فرشتے ہیں اور کچھ قبر میں سوال کرنے پر، کچھ سیاروں کو حرکت دینے والے اور سورج و چاند پر بھی مقرر ہیں۔ کچھ دوزخ کی آگ پر اور اس کے مزید بھڑکانے پر، اسی طرح کچھ فرشتے جنت پر ہیں۔ کتاب و سنت کی روشنی میں ان فرشتوں کے کام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ جبرائیل علیہ السلام

آپؑ کو روح القدس اور روح الأمین بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

ان کی قوت اور امانت کی تعریف فرمائی ہے:

إنــه لقـول رسـول كريم ○ ذی قوّ ۃ عنـد ذی العرش مكين○ مطاع ثم أمين○ (التکویر:۲۱-۱۹)

ترجمہ: بیشک یہ قرآن ایک باعزت فرشتے کا (لایا ہوا) کلام ہے۔قوت والا ہے اور عرش والے کے پاس بڑے مرتبہ والا ہے۔ وہاں وہ سردار اور امانت دار ہے۔

ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ نبی اور رسول تک اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ یہ بندوں اور اللہ کے درمیان واسطہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وإنـه لتـنـزيل رب العالمين○ نـزل به الروح الأمين ○ على قلبك لتكون من المنذرين ○ بلسان عربي مبين○ (الشعراء ۱۹۵-۱۹۲)

ترجمہ: اور بے شک یہ قرآن پروردگار عالم کا نازل کیا ہوا ہے اس کو تمہارے دل پر روح الامین نے صاف عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ۔

واقعہ معراج کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اس عظیم ترین سفر میں جو مکہ مکرمہ کی مسجد حرام سے شروع ہوا اور جس کی آخری منزل ملأ اعلیٰ میں سدرۃ المنتھیٰ تھی۔ اس سفر کے بڑے حصے میں نبی اکرم ؐ کی رفاقت کا شرف جبرائیل ؑ کو حاصل ہوا۔ آپ ؐ نے جبرائیل علیہ السلام کو دو بار ان کی اصل شکل میں دیکھا ہے۔ ایک دفعہ بعثت کے ابتدائی دور میں اور دوسری مرتبہ معراج کی رات سدرۃ المنتھیٰ کے پاس دیکھا۔

2۔ میکائیل علیہ السلام

میکائیل علیہ السلام کے ذمہ بارش اور روزی پہنچانے کا کام ہے۔ ان کا

بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا بلند مقام و مرتبہ ہے۔ ان کے ساتھ بہت سے مددگار فرشتے بھی ہیں جو بارشوں اور ہواؤں کو حکم الٰہی سے مختلف سمتوں اور مقامات پر لے جاتے ہیں۔

3۔ اسرافیل علیہ السلام

اسرافیل علیہ السلام کی ذمہ داری صور پھونکنا ہے۔ اللہ کے حکم سے یہ تین بار صور پھونکیں گے۔ آپؐ اسی فرشتے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں جبکہ سینگ والے نے اپنا صور منہ میں رکھا ہوا اپنی پیشانی کو جھکایا ہوا ہے اور منتظر ہے کہ کب حکم ملتا ہے کہ صور پھونک دوں۔ صحابہؓ نے عرض کی رسول کریمؐ ہمیں کیا کہنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا: یوں کہو:

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل، علی اللّٰہ توکلنا. (جامع ترمذی)

یہی تینوں فرشتے ہیں جنہیں آپؐ نے اپنی تہجد کی نماز کی دعا میں یاد فرمایا ہے، آپؐ فرماتے ہیں۔

اللھم رب جبریل، ومیکائیل، و إسرافیل، فاطر السمٰوٰت والأرض، عالم الغیب والشھادۃ، أنت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون. اھدنی لما اختلف فیہ من الحق بإذنک، إنک تھدی من تشاء إلی صراط مستقیم" (مسلم)

اے اللہ جو جبرائیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کے رب میں جو..........

4۔ عزرائیل علیہ السلام

موت یعنی روح قبض کرنے کا کام ان کے سپرد ہے۔ قرآن مجید میں ان

کا نام ملک الموت بیان ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وُکّل بکم ...(السجدة: ١١)

ترجمہ: ان سے کہو موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تم کو پورا پورا اپنے قبضے میں لے لے گا۔

5۔ فرشتہ موت کے معاون فرشتے

یہ دو قسم کے ہیں (1) رحمت کے فرشتے (2) عذاب کے فرشتے

یہ دونوں فرشتے، فرشتہ اجل کے خصوصی معاونین ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حتی إذا جآء أحدکم الموت توفته رسلنا وھم لا یفرطون (انعام: ٦١)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب تم سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔

قرآن مجید میں موت کے ان فرشتوں کو النازعات اور الناشطات کہا گیا ہے۔ **النازعات** سے مراد وہ فرشتے ہیں جو کافروں کی روحوں کو انتہائی سختی، شدت اور عذاب دے کے کھینچتے ہیں جبکہ **الناشطات** سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں جو اہل ایمان، متقی لوگوں کی ارواح کو انتہائی نرمی اور محبت سے کھینچتے ہیں۔

6۔ روح لے کر چڑھنے والے فرشتے

رسول اکرمؐ نے فرمایا: مومن کی روح جب نکلتی ہے تو دو فرشتے اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں۔ آسمان والے کہتے ہیں کیسی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے اللہ تجھ پر اور اس بدن پر رحمت نازل کرے جس کو تو آباد رکھتی تھی۔ اس کے بعد پروردگار کے سامنے اس کو لے جایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس کو اخیر وقت تک کے واسطے ''سدرۃ المنتہیٰ'' میں لے جاؤ۔ اور کافر کی روح جس وقت

نکلتی ہے۔ آسمان کی طرف جاتی ہے تو آسمان والے کہتے ہیں کیسی خبیث روح زمین کی طرف سے آئی ہے اور حکم ہوتا ہے کہ اخیر وقت تک کے واسطے اس کو سجین میں لے جاؤ۔ (مسلم ۱۲۶۱۸)

7۔ منکر نکیر

وہ فرشتے جو مرنے کے بعد آدمی سے تین سوالات کرتے ہیں منکر نکیر ہیں۔ منکر نکیر کا مطلب ہے کہ انہوں نے انکار کر دیا ہے کہ وہ ہنسیں، مسکرائیں یا ترس کھائیں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: جب مردے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اوپر سے مٹی ڈال کر لوگ گھروں کو لوٹ جاتے ہیں تو مردے کے پاس دو سیاہ فام نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ سوال کریں گے۔ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تیرا قبلہ کونسا ہے؟ ترے بھائی کون ہیں۔ تیرا امام کون ہے؟ تیرا دستور کیا ہے؟ تیرے اعمال کیا ہیں؟ وغیرہ جس مومن متقی کو اللہ نے توفیق بخشی اور اسے قول ثابت پر قائم رکھا۔ وہ ان سے پوچھ لے گا۔ کس نے تمہیں مجھ پر یہ اختیار دیا ہے؟ کس نے تم دونوں کو میرے پاس بھیجا ہے؟ یہ سوال اللہ کے پسندیدہ علماء ہی کر سکیں گے؟ چنانچہ ایک فرشتہ دوسرے سے کہے گا یہ سچ کہتا ہے ہماری سختی سے بچ گیا ہے تو مومن انہیں جواب میں کہے گا میرا رب اللہ واحد ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسلام میرا دین ہے۔ محمد ﷺ میرے نبی ہیں۔ کعبۃ اللہ میرا قبلہ ہے۔ تمام مومن میرے بھائی ہیں۔ قرآن میرا قائد و امام ہے۔ سنت رسول دستور ہے۔ میں نے کتاب اللہ پڑھی، میں

اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی منکر نکیر یہ سن کر کہتے ہیں تم نے سچ کہا۔ صحیح بخاری میں ایک روایت ہے کہ وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ جناب رسالتمآب کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ مومن جواب دے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اسکے رسولؐ ہیں۔ وہ دونوں کہیں گے ہم جانتے تھے کہ تم یہی کہو گے۔ پھر اس کی قبر ہر طرف سے ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور قیامت تک کے لئے اس کی قبر کو راحتوں اور روشنی سے بھر دیا جاتا ہے۔ تب مردہ کہے گا مجھے میرے گھر والوں کے پاس جانے دو تا کہ میں ان کو اپنی سرگزشت سناؤں۔ وہ دونوں کہیں گے جس طرح ایک دلہن سوتی ہے جسے اس کا خاوند ہی جگا سکتا ہے۔ اسی طرح تم قیامت تک آرام کرو۔ اور اگر مرنے والا منافق ہوتا ہے تو وہ ہر سوال پر شور مچاتا ہے اور کہتا ہے: لوگ جو کچھ کہتے تھے میں وہی کرتا تھا۔ ہائے مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے کہیں گے ہمیں علم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر زمین سے کہا جائے گا مل جا۔ زمین باہم مل جائے گی۔ پھر اس کے سبب اس کی دائیں پسلیاں بائیں پسلیوں میں پیوست ہو جائیں گی اور تا قیامت اسے یونہی عذاب ہوتا رہے گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد)

8۔ حاملین عرش

یہ تعداد میں چار ہیں۔ قیامت کے دن ان میں مزید چار کا اضافہ ہو جائے گا اور ان کی تعداد آٹھ ہو جائے گی۔ قرآن مجید میں ہے:

الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویؤمنون به ویستغفرون للذین ءآمنوا. (المومن:۷)

ترجمہ: جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں وہ سب اپنے

پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔

اسی طرح

ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیة ○ (الحاقه: ١٧)

ترجمہ: اور تمہارے رب کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

9۔ رضوان جنت

یہ جنت کے دربان ہیں علاوہ ازیں جنت میں موجود حور وغلمان اور جنتیوں کی نگرانی بھی ان کے ذمہ ہے۔ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والملئکة یدخلون علیھم من کل باب ○ سلم علیکم بما صبرتم، فنعم عقبی الدار. (رعد: ٢٤۔٢٣)

ترجمہ: اور رحمت کے فرشتے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور (کہیں گے) تم پر سلامتی ہو کیونکہ تم نے صبر کیا تو کیا ہی اچھا آخرت کا گھر ہے۔

10۔ فرشتہ دوزخ

دوزخ کے انتظام کے لئے جو فرشتے مقرر ہیں ان پر ١٩ داروغہ یا سردار ہیں۔اللہ کی طرف سے یہ دوزخیوں کو عذاب دینے پر مامور ہیں۔فرمان الٰہی ہے:

سأصلیه سقر ○ وما أدرک ما سقر ○ لاتبقی ولا تذر ○ لواحة للبشر ○ علیھا تسعة عشر ○ وما جعلنا أصحب النار إلا ملئکة ص وما جعلنا عدتھم إلا فتنة للذین کفروا ... (مدثر: ٣١-٢٦)

ترجمہ: میں عنقریب اسے دوزخ میں داخل کروں گا اور تم کو کچھ خبر ہے کہ دوزخ کیا چیز ہے، وہ آگ ہے جو نہ باقی رکھے گی، نہ چھوڑے گی اور بدن کو جھلسا کر سیاہ کر دے گی، اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں اور ہم نے دوزخ کے نگہبان فرشتے ہی بنائے ہیں اور ان کی گنتی کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کی ہے۔

جہنم کے 19 داروغوں کے سب سے بڑے سردار کا نام ''مالک'' ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ونادوا یامالک لیقض علینا ربک...(زخرف: ۷۷)

ترجمہ: اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا پروردگار ہم کو موت دے کر ہمارا کام تمام کر دے۔

11۔ کراماً کاتبین

ان فرشتوں کا کام یہ ہے کہ انسان جو کچھ کرتا ہے یہ اس کو لکھتے ہیں۔ دائیں کاندھے پر نیکی اور بائیں کاندھے پر بدی کا اندراج کرنے والے فرشتے مقرر ہیں اور ہر آدمی کے اعمال کی مسلسل نگرانی کرتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

وإن علیکم لحفظین O کراما کاتبین O (انفطار: ۱۱۔۱۰)

ترجمہ: اور بیشک تم پر نگہبان فرشتے مقرر ہیں جو باعزت ہیں اور تمہارے اعمال لکھنے والے ہیں۔

آپ ؐ نے فرمایا: نماز کے اندر بندہ چونکہ اللہ سے مناجات کرتا ہے اس لئے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے۔ بلکہ بائیں طرف قدموں کے نیچے تھوکے۔ اس لئے کہ دائیں طرف نیکی کا فرشتہ نیکیاں درج کرتا ہے۔

12۔ پہریدار فرشتے

یہ وہ فرشتے ہیں جو دن رات انسانوں اور ان کے اعمال کی حفاظت و نگرانی کر

رہے ہیں اور ان کو بہت سی آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من بين يديه ومن خلفه يحفظونه من أمر اللّٰه ۔۔۔ (رعد: ۱۱)

ترجمہ: اس کے آگے اور اس کے پیچھے (اللہ کے فرشتے ہیں) جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں ابن عباسؓ فرماتے ہیں: اللہ نے ہر انسان کے ساتھ کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب اللہ کا فیصلہ آ جاتا ہے تو حفاظت سے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں۔ (ابن کثیر)

مجاہد کہتے ہیں۔ خدا کے یہ فرشتے سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، شریر انسانوں اور کیڑے مکوڑوں سے انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (ابن کثیر)

یہ فرشتے، انسان کے ایک ایک لفظ اور عمل کی بھی نگرانی کر رہے ہیں۔

مايلفظ من قول إلالديه رقيب عتيد ○ (قٓ ۱۸)

انسان کوئی لفظ نہیں بولتا مگر وہاں ہمارا ایک حاضر محافظ موجود ہوتا ہے۔

13۔ فرشتہ تقدیر

انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر جس فرشتہ کو مقرر کر رکھا ہے وہ عرض کرتا ہے۔ پروردگار نطفہ (بناؤں) پروردگار بستہ خون (بناؤں) پروردگار لوتھڑا (بناؤں)۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ اس کی بناوٹ مکمل کرنی چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ یہ نیک بخت ہے یا بد بخت، رزق کیا ہے؟ عمر کیا ہے؟ اس طرح یہ سب باتیں ماں کے پیٹ کے اندر لکھ دی جاتی ہیں۔ (اللؤلؤ والمرجان ۳/۲۰۸)

14۔ پہاڑوں کے نگران

ان فرشتوں کے ذمہ پہاڑوں کی نگرانی ہے۔رسول کریمؐ کا ارشاد ہے:
پہاڑوں کے فرشتے نے حاضر ہوکر سلام عرض کیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ اگر ارشاد ہو تو پہاڑوں کی چوٹیوں کو ملا کر ان گستاخوں کو چکنا چور کر دیں۔(اللولو والمرجان ۱۲/۱۲۲۷/۲۲۸)

15۔گشت کرنے والے فرشتے

بعض فرشتے زمین میں گشت کرتے ہیں اہل ذکر کی مجلس کو گھیر لیتے ہیں اور جو کوئی دنیا کے گوشے میں درود وسلام بھیجتا ہے اس کا ہدیہ عالم برزخ میں جا کر دربار رسالتؐ میں پہنچاتے ہیں۔رسول کریمؐ نے فرمایا:
خداوند عالم کے کچھ فرشتے زمین میں گشت کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔(ابن حبان،نسائی)

16۔ دعا کرنے والے فرشتے

کچھ فرشتوں کا کام یہ ہے کہ وہ مومنین کے لئے ان کی غیر موجودگی میں دعا کرتے ہیں۔رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:مسلمانوں کی دعا اپنے بھائی کے لئے اس کے پس پشت قبول ہوتی ہے۔جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے تو وہ مقرر فرشتہ جو اس کے سر کے پاس کھڑا ہوتا ہے۔آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لئے بھی اتنا ہی ہے۔

فرشتوں کی صفات:

قرآن مجید وسنت نبویہؐ سے فرشتوں کے بہت سے خواص اور صفات کا علم ہوتا ہے۔

1۔ حیاء:

شرم وحیاء اس مخلوق کا امتیاز ہے۔اس کا اظہار فرشتے اسی طرح کرتے ہیں جس طرح اللہ نے انہیں اظہار کی توفیق بخشی ہے۔رسول اکرمؐ نے عثمانؓ کی حیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: میں ایسے شخص سے کیوں نہ شرم کروں جس سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔(مسلم)

2۔ احساس اذیت:

جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔آپؐ نے فرمایا: کوئی شخص پیاز،لہسن اور گندنا کھا کر ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ جس چیز سے آدمیوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے۔(مسلم)

نیز فرمایا: جس گھر میں کتا ہو یا تصویر ہو، فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔(اللؤ لو ۳۹/۳)

فرشتوں کا ان گھروں میں نہ جانا ان مکردہ چیزوں سے انہیں کراہت اور اذیت پہنچانے کی دلیل ہے۔

3۔ اللہ کی بندگی:

اللہ کی بندگی فرشتوں کا مشغلہ ہے اور اس کی حمد وثناء ان کا وظیفہ۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یسبحون اللیل والنہار لا یفترون (الانبیاء: ۲۰)

ترجمہ: وہ رات دن اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور کمی نہیں کرتے۔

سورۃ النحل آیت ۴۹ میں فرمایا:

"اور آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں سب اسی کو سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے بھی اور وہ ذرا تکبر نہیں کرتے۔"

سورۃ الانبیاء آیت ۲۸ میں فرمایا:

...وھم من خشیتہ مشفقون ○

ترجمہ: اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔

4۔ نافرمانی سے اجتناب:

فرشتے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے وہ لمحہ بھر کے لئے اپنے کاموں سے غافل نہیں ہوتے۔

لایعصون اللہ مآ أمر ھم و یفعلون مایؤمرون ○ ۔ (تحریم: ٦)

ترجمہ: اللہ نے ان کو جو حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

5۔ اللہ کے خاص بندوں سے محبت:

فرشتے محبت بھی کرتے ہیں اور اس کا اظہار بھی محمد ﷺ نے فرمایا:

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبرائیلؑ کو حکم ہوتا ہے میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبرائیلؑ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اہل آسمان کو پکار کر کہتے ہیں: باری تعالیٰ فلاں بندے کو محبوب رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے

محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین پر بھی اس کو قبول عام حاصل ہو جاتا ہے۔

(بخاری، کتاب التوحید)

6۔ دعا اور بددعا کرنا:

فرشتے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کیلئے دعا کرتے ہیں ان کی ایک دعا یہ ہے:

...ربنا وسعت کل شئی رحمة و علما، فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقهم عذاب الجحیم. ○ (المومن:۷)

ترجمہ: اے ہمارے رب! تو رحمت اور علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستے پر چلے ان کو بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

اور جن پر خدا کی لعنت ہوتی ہے فرشتے بھی ان کے لئے لعنت کرتے ہیں:

إن الذین کفروا وماتوا وهم کفار أولئک علیهم لعنة اللّٰه والملئکة والناس أجمعین ۔ (بقرة: ۱٦۱)

ترجمہ: بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مرگئے یہی وہ ہیں جن پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

ایمان بالملائکہ کا ثمرہ

1۔ فرشتوں پر ایمان لانے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا شعور بڑھتا ہے اور اللہ کی رحمت کا احساس ہوتا ہے کہ اس نے مومنوں کے لئے دعا اور استغفار کرنے اور مومنوں کو ممکنہ حد تک گناہوں سے محفوظ رکھنے کے لئے فرشتوں کو معمور کر رکھا ہے۔

2۔ انہی کی موجودگی کی وجہ سے انسان کو یہ بات یاد رہتی ہے کہ میرا قول و فعل لکھا

جارہا ہے۔

3۔ فرشتے جہاد میں جرأت اور شجاعت کا باعث بنتے ہیں کیونکہ مسلمان کو میدان جہاد میں ہر وقت یہ تصور رہتا ہے کہ اللہ کے حکم سے فرشتے مجاہدین کی مدد کر رہے ہیں۔

4۔ مومن ان کی وجہ سے جنت میں لے جانے والے کام کرتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں میں شامل ہو جن کو فرشتے سلام کریں گے اور جہنم میں لے جانے والے افعال سے بچتا ہے تاکہ ان لوگوں میں شامل نہ ہو جن کو فرشتے ڈانٹیں گے۔

5۔ مومن ان کی اطاعت شعاری کو دیکھ کر خود بھی اطاعت شعار اور گناہوں سے بچنے والا بنتا ہے۔